السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کتاب وسنت کے ایسے دلائل کی وضاحت فرمائیں گے ، جن سے نماز یا دیگر دینی واجبات مثلاً حج ادا کرنے کے لیے چل کر جانے کی فضیلت ثابت ہوتی ہو ، مثلاً ایک حدیث نبوی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی نیکی یا دینی واجب کے ادا کرنے کے لیے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض اللہ تعالی ایک نیکی یا صدقہ لکھ دیتے ہیں ۔ کیا یہ حدیث حج ادا کرنے کے لیے اٹھنے والے قدموں پر بھی منطبق ہوتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیکی کی طرف چلنے اور کوشش کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سے عام نصوص ہیں ، جب کہ کچھ خاص نصوص میں مخصوص نیکیوں کے لیے اٹھنے والے قدموں کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

إِنّا نَحنُ نُحىِ المَوتىٰ وَنَكتُبُ ما قَدَّموا وَءاثـٰرَهُم ۚ وَكُلَّ شَىءٍ أَحصَينـٰهُ فى إِمامٍ مُبينٍ ١٢ ... سورة يٰس

’’بے شک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور (جو) ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہم ان کو قلم بند کر لیتے ہیں اور ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے ۔‘‘

یہ آیت کریمہ عام ہے ، مساجد میں نماز ادا کرنے کے لیے ، میدان جنگ میں جہاد فی سبی اللہ کے لیے ، علم نافع حاصل کرنے اور صلہ رحمی کرنے کے لیے اٹھنے والے تمام قدموں کو یہ شامل ہے ، نیز انسان اپنی وفات کے بعد اگر کچھ اوقاف یا دینی کتابوں یا نیک اولاد کو چھوڑا ہو جو دوسروں کے لیے نفع کا باعث ہوں تو یہ اسے بھی شامل ہے ۔ اسی طرح اللہ تعالی نے مجاہدین کے لیے فرمایا ہے :

ما كانَ لِأَهلِ المَدينَةِ وَمَن حَولَهُم مِنَ الأَعرابِ أَن يَتَخَلَّفوا عَن رَسولِ اللَّهِ وَلا يَرغَبوا بِأَنفُسِهِم عَن نَفسِهِ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم لا يُصيبُهُم ظَمَأٌ وَلا نَصَبٌ وَلا مَخمَصَةٌ فى سَبيلِ اللَّهِ وَلا يَطَـٔونَ مَوطِئًا يَغيظُ الكُفّارَ وَلا يَنالونَ مِن عَدُوٍّ نَيلًا إِلّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صـٰلِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لا يُضيعُ أَجرَ المُحسِنينَ ١٢٠ ... سورة التوبة

’’اہل مدینہ کو اور جو ان کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں ان کو لائق نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں ، یہ اس لیے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچی ہے پیاس کی یا محنت کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے یا دشمنوں سے کوئی چیز لیتے ہیں تو ہر بات پر ان کے لیے عمل نیک لکھا جاتا ہے ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔‘‘

اللہ تعالی نے نماز جمعہ ، ذکر الٰہی اور خطبہ سننے کے لیے جلدی کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا نودِىَ لِلصَّلوٰةِ مِن يَومِ الجُمُعَةِ فَاسعَوا إِلىٰ ذِكرِ اللَّهِ وَذَرُوا البَيعَ ۚ ذٰلِكُم خَيرٌ لَكُم إِن كُنتُم تَعلَمونَ ٩ ... سورة الجمعة

’’اے مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (نماز) کے لیے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو ۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ۔‘‘

امام بخاری نے اپنی ’’صحیح‘‘ میں حضرت انس بن مالک کی روایت بیان کی ہے کہ بنو سلمہ نے ارادہ کر کی کہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر نبی اکرم ﷺ کے قریب منتقل ہو جائیں ، مگر نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑیں ، آپ نے فرمایا :

(الا تحتسبون آثارکم) (صحیح البخاری ، الاذان ، باب احتساب الاثار ، ح : 656)

’’کیا تم اپنے قدموں کے آثار کے ثواب کو حاصل نہیں کرنا چاہتے ؟‘‘

امام مجاہد نے بیان کیا ہے کہ اس سے مسجدوں کی طرف جاتے ہوئے قدموں کے نشانات مراد ہیں ۔ امام بخاری و مسلم نے بطریق حضرت ابو ہریرہ سے روایت کا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

«مَن غَدَا إِلَى المَسجِدِ وَرَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَو رَاحَ»

(صحیح البخاری ، الاذان ، باب فضل من غدا الی المسجد و من راح ، ح : 662 و صحیح مسلم ، المساجد باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا ۔ ۔ ۔ الخ ، ح : 669 واللفظ لہ)

’’جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد میں جائے تو جب بھی وہ مسجد میں جائے ، اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار فرماتا ہے ۔‘‘

امام بخاری نے اپنی ’’صحیح‘‘ میں بطریق حضرت ابو ہریرہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

ةالرَّجُلِ فِي الجَمَاعَةِ تضعَفُ علَى صلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى المَسْجِدِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ"

(صیح البخاری، الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ح: 647)

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے گھر اور بازار میں نماز ادا کرنے کی نسبت پچیس گنا زیادہ اجر وثواب کا حامل ہے۔ جب کوئی شخص بہت اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف چلا جائے اور صرف نماز ہی کے لیے نکلے تو ہر قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور جب تک وہ اپنی جگہ پر نماز ادا کرتا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے مسلسل یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو اسے برکت دے۔ اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما اور جب تک کوئی نماز کا انتظار کرتا رہے، وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے۔''

امام مسلم نے نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، (صحیح مسلم، الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی اتلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ح: 2699)

''جو شخص طلب علم کے لیے کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالی اسکے لیے جنت کے راستے کو آسان بنا دیتا ہے۔''

صحیح بخاری ومسلم میں حجۃ الوداع کی احادیث کے ضمن میں ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''تمہارا اجر وثواب تمہاری تکلیف۔۔۔یا آپ نے فرمایا کہ تمہارے خرچ۔۔۔کے مطابق ہے۔'' (صحیح البخاری، العمرۃ، باب اجر العمرۃ علی ہدر النصب، حدیث 1787 وصحیح مسلم، الحج باب بیان وجوہ الاحرام وانہ یجوز۔۔الخ، حدیث 1211)

یہ تمام نصوص اس بات کی دلیل ہیں کہ نیکی اور اس کے وسائل کے مطابق ثواب ملتا ہے اور اجر وثواب مشقت، پیدل چلنے اور جدید سواریوں کو استعمال کرنے کے اعتبار سے مختلف ہو سکتا ہے جیسا کہ مقام اور جگہ کے فضل و شرف اور اخلاص، حضور قلب اور خشوع کے اعتبار سے بھی اجر وثواب مختلف ہو سکتا ہے مختصر یہ کہ وسائل کے لیے نتائج کے مطابق حکم ہوتا ہے اور مقدمات کے لیے جنس خیر و شر اور گناہ واجر کے اعتبار سے مقاصد کا حکم ہوتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص546

محدث فتویٰ